REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

روزنامہ
یوم شنبہ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے
۱۹ محرم ۱۳۸۲ھ

الفضل ربوہ

جلد ۵۱/۱۶ ؛ ۲۳ احسان ۱۳۴۱ ہش ؛ ۲۳ جون ۱۹۶۲ء ؛ نمبر ۱۴۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۳ جون بوقت ۸ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۲ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ کل شام درد گردہ کی تکلیف پھر بڑھ گئی ٹانگ میں درد کی شکایت بھی بدستور ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب ممدوح کو جملہ عوارض سے شفا بخشے۔ اور صحت کاملہ عطا فرمائے۔

— ربوہ ۲۲ جون۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ کل بلڈ شوگر کا جو ٹیسٹ ہوا تھا وہ بھی نارمل ہے۔

احباب کامل دعا عاجل صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

ضروری التماس

صبح دس بجے تک دفتر ایڈیٹر الفضل کے عملہ کارکن بہت مصروف ہوتے ہیں۔ اس لئے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ملاقات کے لئے دس بجے کے بعد تشریف لایا کریں۔ البتہ ضروری کام کے لئے جو اسی روز نکلنے والے پرچہ سے تعلق رکھتا ہو۔ اس سے پہلے بھی تشریف لا سکتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ادارہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت کو وصیت

ابدی زندگی چاہتے ہو تو اپنے آپکو اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کیلئے وقف کردو

جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا وہ نئی زندگی نہیں پا سکتا

"انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے ..... میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے ــ پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا تب بھی میں اسلام کی خدمت سے رک نہیں سکتا۔ اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کیلئے ہیں اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اس کی روح بول اٹھے اسلمت لرب العالمین۔ جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا۔ خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔

پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔" (الحکم نمبر ۳۱ جلد ۴ صفحہ ۳-۴ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۰ء)

مجاہدین دفتر دوم تحریک جدید کیلئے لمحہ فکریہ

دفتر اول کے مجاہدین انیس سالہ دور کے بعد آٹھ نو سال کے عرصہ میں پانچ ہزار سے تین ہزار کی تعداد میں رہ گئے ہیں۔ گویا چند سالوں کے بعد دفتر دوم نے اشاعت اسلام کے بوجھ کو پوری طرح اپنے کندھوں پر اٹھا لینا ہے۔ ذیل میں چند تجاویز عرض کی جاتی ہیں جن پر عمل کر کے انشاء اللہ تعالیٰ دفتر دوم کے مجاہدین اپنے فرض منصبی میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ""

(۱) ہر مجاہد اپنے گھر میں اور پھر ہر گھر اپنے حلقہ میں یہ جائزہ لے کہ کوئی فرد اس طوعی جہاد سے محروم تو نہیں۔

(۲) ہر مجاہد اپنی مالی حیثیت کا جائزہ لے اور اگر اس کا وعدہ اس کی ماہوار آمد کے پانچویں حصہ سے کم ہو تو اس میں کم از کم اتنا اضافہ کرے کہ اس کا وعدہ مذکورہ معیار کے برابر ہو جائے۔ یاد رہے کہ یہ معیار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہی بیان فرمودہ ہے۔

(۳) ہر مجاہد اس اہم اور بابرکت دستاویز کے حصول کے لئے جو انیس سالہ سرٹیفکیٹ کے طور پر انشاء اللہ ۱۹۶۴ء کے بعد جاری کئے جائیں گے پوری پوری کوشش کرے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ...

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۳ جون ۱۹۶۲ء

اللہ تعالیٰ پر محکم یقین ہی گناہ سے بچا سکتا ہے

ہم نے اپنے گزشتہ اداریہ میں لکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے وجود کا یقینی ثبوت انبیاء علیہم السلام کی بعثت سے بھی ملتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار بتایا ہے کہ ہم انبیاء علیہم السلام کو "بینات" عطا کرتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑے ہوتے ہیں اور اس کا طریق یہی ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی بظاہر کمزور حالت کے باوجود بڑی بڑی دنیاوی طاقتوں سے ٹکراتے ہیں اور کامیاب آتے ہیں و... اللہ تعالیٰ اپنے ایسے نشانات دکھاتا ہے جو ان حالات میں محیر العقول ہوتے ہیں۔

یاد رہے کہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات کوئی مداریوں کے شعبدہ جات کی قسم کے نہیں ہوتے جو نہ محض ہاتھ کی صفائی سے دکھاتے ہیں اور نہ ان کی پیشگوئیاں نجومیوں یا سیاستین کی پیشگوئیوں کی طرح ہوتی ہیں جو حالات کے اندازوں سے کی جاتی ہیں اور ان کی صداقت یا کذب محض ایک واقعہ کی حیثیت رکھتے ہیں بلکہ یہ پیشگوئیاں اور معجزات ایک بالا قدرت کی طاقت کے اظہار کے لئے ہوتے ہیں جو انبیاء علیہم السلام کے نامساعد حالات کے باوجود ظہور پذیر ہوتے ہیں اور ان کے پیچھے ایک روحانی اور اخلاقی سبق ہوتا ہے۔

دنیادار لوگ تو ان کو نجومیوں کی پیشگوئیوں کی طرح جانچتے پڑتالتے ہیں لیکن سعید فطرت لوگ ان کو روحانی نقطۂ نظر سے دیکھتے ہیں اور ان کے لئے ایسی پیشگوئیوں میں نہایت لطیف سبق ہوتے ہیں سچی بات تو یہ ہے کہ سعید الفطرت انسانوں کے لئے اتنی بات بھی بڑا وزن رکھتی ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی زندگی میں سچ بولتے ہیں اور جھوٹ بات نہیں کہتے اس طرح انبیاء علیہم السلام کی ذات ہی ان کی صداقت کا ثبوت ہوتی ہے اس کا مطلب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ جو شخص سچا مشہور ہو جائے وہ ضرور فرستادہ حق ہوتا ہے تاہم اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ایک فرستادۂ حق کا ہمیشہ سچ بولنا سعید روحوں کے لئے اس کے دعوئے ماموریت کا ثبوت ضرور ہوتا ہے۔

یہ اور دیگر معجزات انبیاء علیہم السلام دکھاتے ہیں جو بظاہر بغیر اسباب کی موجودگی کے ہوتے ہیں اور جو اس بات کی دلیل ہوتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس کا بھی یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر کوئی شعبدہ باز بظاہر کوئی غیر معمولی بات دکھائے اور نبوت کا دعوے کرے تو وہ ضرور سچا سمجھا جانا چاہئیے۔ نیک طبع لوگ دونوں میں فرق کر سکتے ہیں سب سے بڑا فرق تو یہ ہوتا ہے کہ فرستادۂ حق کثرت کے ساتھ ایسی باتیں دکھا سکتا ہے مگر ایک شعبدہ باز چند شعبدے جن کی اس نے مشق کی ہوتی ہے دکھاتا ہے اور نہ اس کو جرأت ہوتی ہے کہ وہ دعوے کرے اور اگر کرے تو اس کا پول کھل جاتا ہے چنانچہ جھوٹے نبیوں کا یہی حال ہوتا ہے اور اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ پر افترا کرتا ہے کہ اس نے اس کو پیغامبر بنایا ہے اور اپنا کلام اس پر نازل کیا ہے تو قرآن کریم میں ایسے شخص کی سزا بھی نہایت وضاحت سے بیان کی گئی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ جلد ہی اس کو اور اس کے کاروبار کو فنا کر دیتا ہے دنیا میں ہزاروں لوگ ایسے ہوتے آئے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کے جھوٹے دعوے کئے بعض کو مغالطے بھی لگتے رہے ہیں مگر ان لوگوں کی تاریخ بتاتی ہے کہ نہ صرف وہ خود فنا ہو گئے بلکہ ان کی مفتریات کو بھی فروغ حاصل نہیں ہوا اور وہ دنیا سے نامراد چلے گئے۔

یہ ایک جملہ معترضہ تھا اصل بات جو ہم پیش کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں فنائیت پیدا کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ہم کو اللہ تعالیٰ پر کامل یقین ہو اور ہم گناہ کی زندگی سے اس وقت تک نجات نہیں پا سکتے جب تک اللہ تعالیٰ پر ایسا کامل یقین پیدا نہ کر لیں کہ ہمارا یقین ہونا چاہیئے کی حد سے گزر کر "ہے" کے درجہ تک پہنچ جائے ایسا یقین پیدا کرنے کے لئے انبیاء علیہم السلام کی بعثت ایک نہایت کامل اور موثر ذریعہ ہے دراصل اللہ تعالیٰ کی کامل شناخت مامورین حق کے ذریعہ ہی ہو سکتی ہے اور چونکہ خدا تعالیٰ کی شناخت کا یہ نہایت پائیدار اور بنیادی ذریعہ ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام کیا ہے کہ ہر زمانے میں اپنی شناخت کے اس ذریعہ کو موجود رکھا ہے چنانچہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

کا یہی مطلب ہے جس کی تائید حدیث مجددین سے ہوتی ہے افسوس ہے کہ ایک زمانہ کے بعد مسلمانوں نے اس حقیقت کو فراموش کر دیا اور بقول حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ "ختم نبوت" کی طرح "ختم ولایت" کے بھی معتقد ہو گئے اور اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کو ایک داستان پارینہ سمجھنے لگے۔ یہ وبا اقوام پر نازل ہوتی رہی ہے چنانچہ ہندوؤں پر بھی آئی یہودیوں پر بھی آئی بودھوں پر بھی آئی زرتشتیوں پر بھی آئی ہے حالانکہ ان تمام ملتوں اور مذاہب میں ایک آنے والے کی خبر موجود ہے ایک طرف تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کے منکر ہیں اور دوسری طرف ایک ایسے وجود کا انتظار بھی کر رہے ہیں جو آکر پھر دین کو زندہ کرے گا اور جو فرستادۂ حق ہوگا۔ یہ انتشار ذہن ان تمام برائیوں کی جڑ ہے جو آجکل تمام مذاہب کے ماننے والوں میں پھیلی ہوئی ہے ایک طرف تو انہوں نے وہ "ظہور" کا راستہ بند کر دیا ہوا ہے اور دوسری طرف وہ ایسے "ظہور" کے منتظر بھی ہیں اس لئے ان کا یقین تہس نہس ہو چکا ہے وہ صرف خیالی باتوں پر ہاتھ مارتے ہیں اور عقلی ڈھکوسلوں کو یقین محکم کی بنیاد بنانا چاہتے ہیں الغرض وہ "جھلاووں" سے کھیلتے ہیں اور جب کوئی اللہ تعالیٰ کا بندہ اللہ تعالیٰ سے مکالمہ و مخاطبہ کا دعوے کرتا ہے تو اس کو فرائڈ اور ینگ ایسے ملحدوں کے نفسیاتی اصولوں سے ناپنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس بات پر تیار نہیں کرتے کہ اگر اس زمانہ میں بعض لوگوں نے دیدہ و دانستہ جھوٹوں اور بعض نے مغالطوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کے دعوے کئے ہیں اور وہ جھوٹے ثابت ہوئے ہیں یا ان کی ذہنیت کی نفسیاتی تحلیل کی جا سکتی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی انسان کھڑا ہی نہیں ہو سکتا ایسے متشکک لوگوں کا تو علاج اگرچہ مشکل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ

اور کہ

صم بکم عمی فھم لا یرجعون۔

گو سعید روحوں سے دنیا اب بھی خالی نہیں ہوئی چنانچہ جماعت احمدیہ اس کا بین ثبوت ہے کہ اس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مامور من اللہ مان لیا ہے اور آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی ایسی شناخت کر لی ہے کہ اب ان میں سے اکثر کو اللہ تعالیٰ پر ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ کسی آنکھوں والے کو سورج چڑھنے پر سورج کے وجود کا یقین ہوتا ہے اور یہی کامل یقین ہے جس نے احمدیوں کو وہ فعالیت عطا کی ہے جس کی نظیر آج کسی دینی جماعت میں نہیں مل سکتی یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے اپنی جدوجہد کے لئے ایسا راستہ متعین کر لیا ہے جس سے اس کو باوجود قلیل البضاعتی کے محیر العقول کامیابی حاصل ہو رہی ہے اور دوسری جماعتیں اور افراد باشاہوں اور روؤسا سے روپیہ بٹور کر بھی جماعت کے مقابلہ میں ایک پاسنگ بھی کام کر کے نہیں دکھا سکتیں۔

این سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

بعثت انبیاءؑ کا مقصد

"انبیاء علیہم السلام کی دنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اور ان کی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کو شناخت کریں اور اس زندگی سے جو انہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں، نجات پائیں حقیقت میں یہی بڑا بھاری مقصد ان کے آگے ہوتا ہے پس اس وقت بھی جو خدا تعالیٰ نے ایک سلسلہ قائم کیا ہے اور اس نے مجھے مبعوث فرمایا ہے تو میرے آنے کی غرض بھی وہی مشترک غرض ہے جو سب نبیوں کی تھی یعنی میں بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کیا ہے؟ بلکہ دکھانا چاہتا ہوں اور گناہ سے بچنے کی راہ کی طرف رہبری کرتا ہوں دنیا میں لوگوں نے جس قدر طریقے اور حیلے گناہ سے بچنے کے لئے نکالے ہیں اور خدا کی شناخت کے جو اصول تجویز کئے ہیں وہ انسانی خیالات ہونے کی وجہ سے بالکل غلط ہیں اور محض خیالی باتیں ہیں جن میں سچائی کی کوئی روح نہیں ہے میں ابھی بتاؤں گا اور دلائل سے واضح کروں گا کہ گناہوں سے بچنے کا صرف ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ ہے کہ اس بات پر کامل یقین انسان کو ہو جائے کہ خدا ہے اور وہ جزا سزا دیتا ہے جب تک اس اصول پر یقین کامل نہ ہو۔ گناہ کی زندگی پر موت وارد نہیں ہو سکتی۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ ۱۱)

حیدرآباد دکن کے نو احمدی دوست کا ایک خط

مدیر "صدق جدید" لکھنؤ کے نام

مجھے احمدیت میں اسلام کی دوبارہ حیات نظر آتی ہے۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ گزشتہ دنوں حیدرآباد دکن (انڈیا) کے ایک معزز مسلمان نے تفسیر کبیر کے مطالعہ سے متاثر ہو کر قبول احمدیت کا اعلان کیا تھا۔ یہ اعلان صدق جدید کے حوالہ سے الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔ حال ہی میں اس نو احمدی دوست کا ایک اور خط صدق جدید کے دو نمبروں میں قسط وار (صدق جدید ۸ و ۱۵ جون) "نو احمدی کا بیان صفائی" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے قدرے تفصیل کے ساتھ بتایا کہ انہوں نے کیوں احمدیت قبول کی اور کس طرح انہیں بعد میں طرح طرح کے ابتلاؤں اور مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔ یہ خط افادہ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

نو احمدی کا بیان صفائی

حضرت قبلہ السلام علیکم

میں ایک طویل غیر حاضری کے بعد حیدرآباد واپس ہوا تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ نے "صدق جدید" میں میری قبول احمدیت کی نسبت کچھ ارشاد فرمایا ہے۔ الفضل میں تو میرے خط کی نقل نہ تھی۔ میں نے کتب خانہ آصفیہ جا کر ۲۰ اپریل ۱۹۶۲ء کا صدق جدید نکالا۔ اور یہ چند سطور آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں۔ میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ میری مافی الضمیر کے اظہار میں وہ میری مدد فرمائے۔

مجھے احمدیت میں اسلام کی دوبارہ حیات نظر آتی ہے۔ یہ اسلام کی سچی اور بڑی اچھی تصویر ہے۔ اگر کسی شخص کی یہ خواہش ہے کہ اس کو ان قربانیوں اور ایثار کے مواقع حاصل ہوں جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قرون اولیٰ کے مسلمانوں کو حاصل تھے۔ تو وہ مواقع احمدیہ جماعت میں موجود ہیں۔ میں نے کئی دفعہ آپ کی خدمت میں لکھا ہے کہ قرآن کی حکومت کو دوبارہ لانے کے لئے ایک ایسے راہنما کی ضرورت ہے، جو مسلمان سے مسلمان کا سر خدا کی راہ میں مانگے۔ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے خلفاء میں اپنے تصور سے بڑھ کر ایسے راہ نما ملتے ہیں۔ میں اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس جماعت میں شرکت کا موقعہ دیا۔ اگر مسلمانوں کو اسلام، خدا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے تو ان سب کے سب کو جماعت احمدیہ کے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مقام پر برسوں کی تڑپ اور ایک طویل جدوجہد کے بعد پہنچایا ہے۔

حصول دار السلام کی جدوجہد میں مجھے جب جیل پہنچایا گیا تو تیسرے دن مجھے جو بات نظر بندی تحریری شکل میں حوالے کئے گئے۔ جس میں میری گزشتہ تین چار برسوں کی تقریروں کے اقتباسات تھے اور الزام یہ تھا کہ میں ہندوستان کی حکومت کا تختہ الٹ کر اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتا ہوں۔ میں حیران تھا کہ مجھ جیسا چھوٹا آدمی اور یہ پہاڑ جیسا الزام۔ لیکن مجھے آہستہ آہستہ محسوس ہوا کہ میری تقریروں سے کچھ ایسا ہی مفہوم اخذ کیا جا سکتا ہے۔ میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ میں بھٹکا ہوا مسافر تھا جس کی منزل تو متعین تھی۔ لیکن راستہ کا پتہ نہ تھا۔ مسلمانوں کی انجمن اتحاد المسلمین ہو یا کوئی اور جماعت ان سب کی حالت یہی ہے۔

دوسرے دن میں نے تفسیر کبیر کا مطالعہ شروع کیا جو میں اپنے ساتھ لے کر گیا تھا تو مجھے اس تفسیر میں زندگی سے معمور اسلام نظر آیا۔ اس میں وہ سب کچھ تھا جس کی مجھ کو تلاش تھی۔ تفسیر کبیر پڑھ کر میں قرآن کریم سے پہلی دفعہ روشناس ہوا۔ جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔ اپنا مسلک چھوڑ کر احمدیہ جیسی جماعت میں داخل ہونا جس کو تمام علمائے اسلام نے ایک ہوّا بنا رکھا ہے۔ کچھ معمولی بات نہیں لیکن حق کے کھل جانے کے بعد یہاں خطرات کی پروا بھی کسی کو نہ تھی۔ تاہم سجدہ میں گر کر شب و روز میں نے دعائیں شروع کیں۔ کہ یا اللہ مجھے صراط مستقیم دکھا۔ کئی ماہ اس حالت میں گزر گئے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میری سجدہ کی زمین آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ میری دعائیں قبول ہوئیں۔ کیونکہ احمدیت کو سچا سمجھنے کے عقیدے میں مستحکم ہو گیا۔ اور قادیان سے حضرت میاں مرزا وسیم احمد صاحب کی خدمت میں ایک خط کے ذریعہ سے میں نے درخواست کی کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ جواب میں ایک بیعت فارم آیا جو آپ کے ملاحظہ کے لئے منسلک ہذا ہے۔

میری قید کا بڑا حصہ سکندر آباد جیل میں گزرا۔ وہاں کے جیلر ایک مسلمان اور میرے مسلم دوست بھی تھے۔ قیدیوں کی پوری خط و کتابت ان لوگوں کے علم میں رہتی ہے۔ کیونکہ ان کے دستخط کے بعد ہی قیدیوں کے خطوط روانہ یا حوالہ ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ بات کچھ اچھی نہ تھی لیکن جرأت کی کمی کے باعث میری یہ کوشش رہتی تھی کہ قادیان کو لکھے ہوئے میرے خطوط حکام جیل کے علم میں نہ آنے پائیں۔ مجلس اتحاد المسلمین حیدرآباد ایک بڑی ہی ہر دلعزیز جماعت ہے۔ جیل کا عملہ جمعیت حتیٰ کہ جیل کے سارے ہی قیدی مجھ سے بڑی محبت و عقیدت سے پیش آتے تھے۔ اگرچہ پہرہ دار کے سوا مجھ سے کوئی نہ مل سکتا تھا۔ اس وجہ سے حکام کے علم میں آئے بغیر میرے خطوط قادیان کو پوسٹ ہو جاتے تھے۔ لیکن جو خط قادیان سے آتا تھا وہ بہر صورت جیلر کے علم میں آنا ضروری تھا۔ جب قادیان سے بیعت کا فارم آیا تو جیل میں بڑی گڑبڑ ہوئی۔ لحاظ باقی نہ رہ سکا۔ کمرہ کی صفائی کرنے والے قیدی، کھانا پہنچانے والے اخبار لانے والے وغیرہ وغیرہ کسی نہ کسی بہانے آتے اور مجھ سے پوچھتے کہ کیا آپ قادیانی ہو گئے ہیں۔ میں انہیں غلط نہ کہہ سکتا تھا۔ لیکن ابھی چونکہ میں نے بیعت نہیں کی تھی۔ اس لئے میں ان سے کہتا کہ یہ بات صحیح نہیں ہے۔ بالآخر جیلر میرے پاس آئے اور میرا خط جو معہ بیعت فارم کے ان کے پاس تھا، مجھ سے بڑی ہی ہمدردانہ گفتگو کی کہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں قرآن کی اس تفسیر کو چھوڑیئے میں آپ کو مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا مودودی کی تفسیر قرآن دیتا ہوں۔ آپ کے خیالات ٹھیک ہو جائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے

"مجھے احمدیت میں اسلام کی دوبارہ حیات نظر آتی ہے۔ یہ اسلام کی سچی اور بڑی اچھی تصویر ہے۔ اگر کسی شخص کی یہ خواہش ہے کہ اسے ان قربانیوں کا موقعہ ملے جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں کو حاصل ہوئے تو وہ مواقع آج جماعت احمدیہ میں موجود ہیں"

جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض

۔۰ آج تمام دنیا میں فسق و فجور کا زور ہے اور اکثر لوگ اپنے خالق اور مالک کو بھول چکے ہیں۔

۔۰ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اسلام کا نور پھیلانے کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے۔

۔۰ آپ الفضل کو گھر گھر پہنچا کر بھی لوگوں کو اس حقیقت سے آشنا کر سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

وہ دونوں تفسیریں لادیں جو اصل میں ترجمہ تھے اور کہیں کہیں تعبیر تھی بیعت کا فارم تکمیل کر کے بھیجنے سے قبل میں نے ان دونوں تفاسیر کا مطالعہ کیا تفسیر کبیر کے طالب علم میں اتنی اہلیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ دیگر تمام تفاسیر پر تنقید کر سکے چنانچہ میں نے جیلر صاحب کو تبلایا کہ ان دونوں تفاسیر میں کون کون سے مقامات مبہم ہیں کہاں کہاں ترجمہ کی غلطی ہے اور کہاں کہاں معنی محدود ہیں مجھے ایسا کرنے میں آسانی اس لئے ہوئی کہ تفسیر کبیر میں لغت قرآن بھی موجود ہے لایمسہ الا المطھرون صرف مطہر لوگ ہی قرآن کریم کے مطالب کو سمجھ سکیں گے۔

جیلر صاحب ۲۴ گھنٹے اپنے سرکاری فرائض میں مشغول رہتے قرآن کریم کو دیکھنے کا بھی انہیں موقعہ نہ ملتا۔ میری بات میں انہوں نے دلچسپی نہ لی پھر میں نے جیلر صاحب کو تفسیر کبیر کی پہلی جلد دی اور ان سے درخواست کی کہ وہ کم از کم اس میں سے سورہ فاتحہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں جو بہ مشکل (۵۰) صفحات پر مشتمل ہے وہ لے گئے لیکن چند دن کے بعد یہ کہہ کر واپس کر گئے کہ مجھے تو پڑھنے کی فرصت نہ ملی البتہ میری خوش دامن صاحبہ یہ کتاب دیکھ چکی ہیں وہ اس کی بڑی تعریف کرتی ہیں میں نے بیعت کا فارم پر کر کے بھیجدیا یہ تفصیل آپ کی خدمت میں اس لئے لکھی گئی ہے مجھ پر یہ الزام دور ہو جائے کہ میں نے بیعت میں عجلت کی بیعت کا فارم بھیجکر میں دعاؤں میں لگ گیا کہ میری بیعت کے قبول ہونے میں کچھ رکاوٹیں ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کو دور فرمائے میرا اندیشہ غلط نہ نکلا میری بیعت قبول کرنے سے پہلے حضور خلیفہ صاحب نے دریافت فرمایا کہ ایک احمدی مسلمان کا فرض ہے کہ وہ حکومت وقت کا بھی وفادار رہے اور قانون کے اندر رہ کر کام کرے میں نے جواب دیا کہ حضور کی تفسیر نے یہ ساری باتیں میرے دل پر نقش کر دی ہیں کچھ دنوں کے بعد جب وہاں سے مجھے معلوم ہوا کہ میری بیعت قبول کر لی گئی تو میں سجدہ میں گر گیا تفسیر کبیر میں ایک مقام پر میں نے پڑھا تھا کہ خلیفہ جو مصلح موعود ہو گا وہ اسیروں کی رہائی کا باعث ہو گا میں نے حضور سے درخواست کی کہ وہ میری رہائی کے لئے دعا فرمائیں حضور خلیفہ صاحب نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ آپ کی رہائی کے سامان کرے اس کے چند ہی دنوں بعد میں رہا ہو گیا خلیفہ موعود کی نسبت یہ پیش گوئی کہ وہ اسیروں کی رہائی کا باعث ہو گا میں اس کا زندہ ثبوت ہوں جیل کی تنہائیوں میں قرآن کریم کی تلاوت نے مجھ میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا۔ اور میں یہ عزم کر کے نکلا تھا کہ زندگی کا آئندہ ہر قدم میں خدا کی خوشنودی کے لئے اٹھاؤں گا،

میری رہائی کے بعد اخبار کے بعض نمائندوں نے انٹرویو لیا اور میرا جو بیان اخبارات میں شائع ہوا اس سے حیدرآباد کے تمام حلقوں میں شدید ناراضگی پیدا ہو گئی اتحاد المسلمین کے وہ مسلمان جو کبھی مجھے گلے لگاتے تھے میں راستہ سے گزرتا تو مجھے گالیاں دیتے آوازے کستے طعنہ زنی کرتے میری نسبت افواہیں پھیلائی گئیں کہ بیعت کرنے کے معاوضہ میں میں نے کثیر رقم لی میں نے انفرادی طور پر بہت سے سمجھدار دوستوں سے کہا کہ مجھے قرآن و حدیث سے سمجھاؤ کہ میں نے کیا غلطی کی ہے تو ایک صاحب نے تو ایک مصروف شاہراہ پر آخ تھو کہہ کر میری طرف تھوک دیا قرآن کریم نے مجھے شدید صبر و ضبط کی تعلیم دی تھی میں نے بازو کی دوکان سے ایک پان کا بیڑہ لیا اور ان کی خدمت میں پیش کر کے کہا کہ تھوکنے سے قرآن و حدیث سمجھ میں آسکتا ہے تو پان کھا کر مجھ پر تھوکو تاکہ جلد سمجھ میں آئے شاد نگر کے مسلمان جن کے دکھ درد میں میں خود راست شامل تھا میرے شدید مخالف ہو گئے تمام دیہات کے مسلمان منتقر شاد نگر پر ایک مسجد میں جمع ہوئے اور بائیکاٹ کا ایک ریزولیشن پاس ہوا ایک جلسہ کے دوران میں میری تقریر ہونے لگی کو توالی میں درخواست پیش کی گئی کہ نقض امن کا شدید اندیشہ ہے حتیٰ کہ کو توالی کو ایک ڈویژن فورس برقرار انتظام کے لئے جلسہ گاہ میں متعین کرنی پڑی ایک اور مسجد میں مجھ پر اور میری جماعت کے ساتھیوں پر حملہ ہوتے ہوتے رہ گیا اور ایک مرشد اور بعض مقامی مسلمان جو وعدہ کر کے لے گئے تھے کہ ایک پر امن فضا میں جلسہ ہو گا ہنگامہ پر آمادہ ہو گئے شاد نگر میں لبا اوقات جب میں باہر نکلتا تو مسلم دوستوں کا ہجوم کا ہجوم میرے ساتھ رہتا لیکن جب رہائی کے بعد میں نے ایک دن اور رات شاد نگر میں بسر کی تو میں یکہ و تنہا تھا اور صبح ہونے سے پہلے میں نے شاد نگر چھوڑ دیا بعض ان میں سے سمجھدار دوست بھی تھے ایک دوست نے مجھے پروفیسر الیاس برنی صاحب کی وہ ضخیم کتاب دی جو قادیانی مذہب کے نام سے شائع ہوئی ہے اور ایک ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل ہے میں نے بڑے غور اور خلوص ذہن کے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ کیا اصل میں برنی صاحب نے اب تک بانی جماعت اور جماعت احمدیہ پر جو اعتراضات ہوتے ہیں ان کا پلندا ایک عنوان لگا کر اس کتاب کو شائع کیا ہے خود کہیں کہیں ایک ایک دو دو سطریں طنزیہ انداز میں لکھدی ہیں پوری کتاب پڑھنے اور اصل سے مقابلہ کرنے کے بعد برنی صاحب کی نسبت جو سابق میں میرے پروفیسر بھی رہ چکے ہیں میری یہ رائے ہے کہ ان کی حیثیت ایک ایسے جج کی ہے جو عرضی دعویٰ کو دیکھے بغیر محض جواب پڑھ کر مدعی کا مقدمہ خارج کر دے دوست احباب نے بہت سے مرشدوں مولویوں اور خطیبوں سے بھی ملایا حیدرآباد دکن کی تاریخی مسجد کے ایک بڑے خطیب مجھے سمجھانے کے بجائے بانی جماعت کی شان میں گندی باتیں اور گندے اشعار سنانے لگے بعض مولویوں کے مکان میں ہم پٹتے پٹتے بچے۔ رشتہ داروں کا حال یہ ہے کہ مرتبہ اور پوزیشن میں کئی درجوں کا فرق ہونے کے باوجود سب کے سب توہین آمیز سلوک پر اتر آئے ہیں میری اور میرے ان خاندانوں کے ارکین کا مکمل بائیکاٹ ہے جو بیعت کر چکے ہیں ہماری دعوتیں بھی بند ہیں فحش کلامی غیبت، عیب جوئی وغیرہ وغیرہ میں ساری تفصیلات آپ سے کیا عرض کروں اس صفت کے مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ رحم کرے کیا اب بھی کسی عیسیٰ کو نہ بھیجتا میں نے جیل سے رہا ہونے کے بعد بانی جماعت کے تمام حالات زندگی اور ان کی تمام تحریرات جو ایک بڑا دفتر ہے بہت ہی غور سے دیکھا مجھے تو کہیں بھی وحشت نہیں ہوئی بلکہ بعض مقامات پڑھ کر تو میرے آنسو بہہ گئے کہ یہ سطور خدا کے ایک ماموریں سے لکھے جا سکتے تھے۔ مزید بر آن جلسہ سالانہ قادیان سے جو تاثر میں لے کر آیا ہوں وہ میں فراموش نہیں کر سکتا۔

آپ نے مدھول آریہ سماجیوں، مجوسیوں، یہودیوں، گاندھی جی، ٹیگور، سرراد ھاکشن، اینی بسنت کا ذکر فرمایا ہے ان میں بھی بعض جزوی صداقتیں ہیں خدا کے نبی تو ہر قوم میں آتے ہیں یہ لوگ ان جزوی صداقتوں کے ساتھ ایک کامل اور مرکزی صداقت یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کیوں نہیں ایمان لاتے۔

قوموں کا خون جو راہ خدا میں نہیں بہتا وہ بھی ہو جاتا ہے رہائی کے بعد خلیفہ صاحب کی خدمت میں میں نے لکھا کہ مجھے کسی ایسے مقام پر تبلیغ کے لئے دنیا کے کسی بھی حصہ میں مجھے متعین فرما دیں جہاں تبلیغ کی پاداش میں سولی دی جاتی ہو یا سنگسار کیا جاتا ہو حضور نے فرمایا تمہاری سردست ہندوستان میں ضرورت ہے یہیں رہو بہر حال میں نے اپنی جان و مال راہ خدا میں اپنے خلیفہ کے سپرد کر دی ہے وہ جس طرح چاہے کام میں لائیں اس حالت میں میں مر بھی جاؤں تو اللہ تعالیٰ مجھے میری نیت کا ثواب دیگا

ایک جماعت جو توحید خداوند تعالیٰ کی قائل اور محمد رسول اللہ کی عاشق شب و روز نمازوں اور دعاؤں شب بیداریوں اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلتے ہوئے غلبۂ اسلام کے لئے خدا کے روبرو سربسجود اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تبلیغی مشنوں کی طرح قرآن کریم کو لے کر دنیا کے کونے کونے میں پہنچ جاتی ہے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ جماعت کا فرد مرتد کیسے ہو گئی۔

یہ خط اپنی طوالت کے باعث اس لائق نہیں کہ صدق میں جگہ پا سکے تاہم کسی بھی ذریعہ سے آپ مجھے مطلع فرمائیں کہ میں اپنے قلب کے ان تاثرات کی روشنی میں لائق نجات ہوں یا نہیں

سید جعفر حسین بی اے ایل ایل بی ایڈوکیٹ
بھبوترہ سید علی شاہ علی نیڈہ حیدرآباد۔

(صدق جدید)

ایک جماعت جو توحید خداوند تعالے کی قائل اور محمد رسول اللہ کی عاشق شب و روز نمازوں اور دعاؤں شب بیداریوں اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلتے ہوئے غلبۂ اسلام کے لئے خدا کے روبرو سربسجود اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تبلیغی مشنوں کی طرح قرآن کریم کو لے کر دنیا کے کونے کونے میں پہنچ جاتی ہے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ جماعت کا فرد مرتد کیسے ہو گئی۔

درخواست ہائے دعا

ﮬ میری والدہ صاحبہ پر فالج کا شدید حملہ ہوا ہے احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (حمید اللہ۔ ولد چوہدری اللہ بخش صاحب مرحوم)

ﮬ خاکسار عرصہ ۱۲ سال سے دل کی تکلیف سے بیمار ہے احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں نیز میرے بھائی محمد طفیل کی صحت کے لئے بھی دعا فرما دیں مشکور رہوں گا۔

(خواجہ محمد احمد کمیشن ایجنٹ غلہ منڈی گوجرانوالہ)

ﮬ میرے دوست عبد الشفیق صاحب کئی دنوں سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

(محمد رمضان سلام ٹی سٹال ربوہ)

ﮬ مولوی عبد الواحد خان صاحب صحابی عرصہ دو تین یوم سے بندش پیشاب سے بیمار ہیں کمزوری زیادہ ہو گئی ہے بخار بھی ہے بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے (اقبال احمد خان میر بخش احمدیہ ہال میگزین لین کراچی نمبر ۳)

قسط ۲

غانا (مغربی افریقہ) میں جماعت احمدیہ کے ذریعے اسلام کی روز افزوں ترقی

احمدی مبلغین کی تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی مساعی اور اس کے خوشکن نتائج

مرسلہ وکالت تبشیر — ربوہ

کماسی مشن ہاؤس

موجودہ مشن ہاؤس کی عمارت کرایہ پر لی گئی ہے۔ جس کا کرایہ مارچ ۶۳ء تک ادا کیا جا چکا ہے۔ مالک مکان نے جو ایک چیف ہے یہ اطلاع دی ہے کہ اب اس کو خود مکان کی ضرورت ہے لہذا اسے واپس کر دیا جائے۔ جماعت کے پیش نظر ایک طرف سے یہ امر تھا کہ ہمارا اپنا مشن ہاؤس ہو۔ سال گذشتہ اس کے لئے کوشش کی گئی۔ اور کچھ رقم جمع ہوئی لیکن تعمیر نقشہ کی منظوری کے انتظار کی وجہ سے شروع نہ ہو سکی۔ اب یہ معاملہ جماعت کی فوری توجہ کا طالب بن گیا۔ خاکسار نے تمام علاقے کے سرکٹ کے رؤسا کو بلایا اور مشورہ کیا سب نے اتفاق رائے سے مشن ہاؤس کی تعمیر جلد کئے جانے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ اس تحریک کو جماعت کے احباب کے سامنے رکھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے بڑے جذبہ کے ساتھ اس تحریک پر لبیک کہا اب تک کماسی اور دو مقامات سے تقریباً چھ سو پونڈ جمع ہو چکے ہیں۔ یوں مجموعی طور پر یہ رقم چھ سو پونڈ تک پہنچ گئی ہے۔ ابھی کسی سرکٹ کی طرف سے بھی رپورٹ نہیں آئی ہے مردوں کے علاوہ عورتوں کو بھی تحریک کی گئی کہ وہ دو پونڈ فی کس کے حساب سے اس میں چندہ دیں۔ چنانچہ عورتیں بھی چندہ ادا کر رہی ہیں۔ خاکسار نے بھی اس تحریک کے ساتھ اپنی ایک ماہ کی آمد مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے ادا کرنے کا وعدہ کیا اور تقریباً نصف رقم ادا کر چکا ہوں۔ اسی طرح اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے دو پونڈ ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

کماسی میں قریباً ۲۸ کے قریب پاکستانی ہیں جو مختلف اداروں میں کام کرتے ہیں۔ یوم پاکستان کی تقریب کے موقعہ پر خاکسار نے اس تقریب کے منائے جانے کا انتظام کیا۔ چنانچہ یہ تقریب پہلی بار کماسی میں منائی گئی اس میں پاکستانیوں کے علاوہ بعض ہندوستانی اور گھانین معززین بھی مدعو تھے۔ خاکسار نے تلاوت قرآن کریم سے اس تقریب کا آغاز کیا۔ اس کے بعد ڈاکٹر عبدالشکور صاحب کے ذمہ کی کوٹھی پر اس تقریب کا انتظام تھا۔ بچوں نے نہایت خوبی کے ساتھ قومی ترانہ گایا۔ معزز مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ ڈاکٹر صاحب کی کوٹھی پاکستانی جھنڈیوں اور قمقموں سے آراستہ تھی بعد نماز مغرب صدر مملکت ایوب خان صاحب کے امریکہ کے دورے کی فلم دکھلانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ لیکن اچانک بارش آنے کی وجہ سے اسے ملتوی کرنا پڑا۔ اس موقعہ پر انڈین سفارتخانہ کے فرسٹ سیکرٹری بھی شریک تھے

کماسی کے مختلف حلقہ جات مقرر ہیں۔ جہاں مختلف اوقات میں تربیتی مضامین بیان کئے گئے۔ شادی بیاہ۔ طلاق اور خلع کے مسائل کی ضرورت یہاں عموماً پیش رہتی ہے۔ اس کی بابت مختلف اوقات میں اسلامی تعلیم بیان کی گئی۔ روزانہ درس قرآن کریم اور جمعہ کو حضرت اقدس کے خطبات سنتا دیا۔

درخواست دعا

میں بالآخر تمام احباب جماعت کی خدمت میں اپنے علاقہ کے لوگوں کے واسطے خصوصی دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ یہاں کے حالات کافی مشکل اور پیچیدہ ہو جاتے رہے ہیں۔ یہ آپ کی دعاؤں کے بہت مستحق ہیں۔ انہوں نے اس سال قربانی کا بہت عمدہ نمونہ پیش کیا ہے۔ ان لوگوں میں تبلیغ کا بہت شوق ہے اور حتی المقدور یہ انہماک سے کرتے رہتے ہیں نیز انہوں نے ستر سو پونڈ تقریباً بائیس ہزار روپیہ چندہ دینے کے علاوہ خاکسار کی پیش کردہ مختلف تحریکات کے موقع پر تقریباً نو سو پونڈ یعنی دس گیارہ ہزار روپیہ ادا کیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

مشرقی ریجن کی رپورٹ

مکرمی قریشی فیروز محی الدین صاحب انچارج کل بروگ ہافو ریجن کے مبلغ ہیں لیکن زیر رپورٹ سہ ماہی کا اکثر عرصہ وہ اکرا اور مشرقی ریجن میں ہی رہے وہ اپنی سہ ماہی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔

تبلیغ

خاکسار نے دارالتبلیغ کے گرد و نواح میں تبلیغ کے لئے ایک نوٹس بورڈ پر پندرہ کے قریب کتب اور ٹریکٹ لگا رکھے ہیں ان کتب کے وسط میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شبیہ مبارک والا وہ ٹریکٹ ہے جو مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے اپنے امام مسجد لندن ہونے کے زمانہ میں شائع کیا تھا لندن کے اخبار مانچسٹر گارڈین کے نمائندہ نے میرا انٹرویو لے کر غانا میں اسلام کے بڑے مواقع کے عنوان پر جو مضمون لکھا اس میں اس نے ہمارے تبلیغی نوٹس بورڈ کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

انفرادی طور پر ۸۵ افراد سے ملاقات کر کے تبلیغ کی گئی اور ۸۲ کتب اور ٹریکٹ مطالعہ کے لئے دئے۔ زیر تبلیغ احباب میں ایک جرمن ڈیکو سلاویکیہ کے تاجر۔ رسالہ جات وغیرہ کے ایڈیٹر۔ امریکن استاد اور براڈکاسٹنگ کے کارکنان شامل تھے۔

سکولوں میں تقاریر۔ حال ہی میں سیکنڈری سکولوں میں تقاریر کا پروگرام تھا۔ چنانچہ: . . . . ایک فرقہ کے سکول بمقام وڈوماسی سے سکول کی اعلیٰ کلاسوں کو خطاب کرنے کے لئے دعوت ملی تھی طلباء کی دلچسپی کا یہ حال تھا کہ اکثر لڑکے بعد میں کافی وقت تک سوالات کرتے رہے

اس سے چند دن پہلے مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم کے ساتھ ایک لڑکیوں کے سکول میں جانے کا موقعہ ملا۔ محترم کلیم صاحب کی تقریر کے بعد دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ انہوں نے لڑکوں سے زیادہ مذہب میں دلچسپی کا ثبوت دیا۔

جیل خانہ جات میں تبلیغ

قابل اصلاح لڑکوں کی جیل بورسٹل اور ہلکی سزا والے افراد کو تبلیغ کے لئے ہفتہ وار باقاعدگی سے دونوں جگہ جانا رہا۔

میرے جانے سے پہلے قیدیوں کو عبادت کے لئے سہولتیں حاصل نہیں تھیں ان کی لائبریریاں عیسائیت کے متعلق کتب سے بھری پڑی تھیں لیکن اسلام پر ڈھونڈنے سے کوئی بھی کتاب نہیں ملتی تھی۔ ہماری حقیر مساعی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمانوں میں سے عیسائی ہونے کی بجائے عیسائیوں میں سے مسلمان ہونے لگے۔ مشن اور غیر از جماعت احباب کے تعاون سے تین سو کے قریب کتابیں بشمول انگریزی ترجمۃ القرآن لائبریریوں میں رکھوائی گئیں لڑکے جو بائیبل کی آیات یاد کرنے پر مجبور کئے جاتے تھے۔ قرآن مجید کی سورتیں اور ضروری احادیث باترجمہ حفظ کرنے لگے اور ان کی دینی معلومات میں معتدبہ اضافہ ہوا غانا مشن کی طرف سے جو امسال خوبصورت کیلنڈر شائع ہوا ہے۔ دونوں جیل خانوں میں دیا۔ جو سپرنٹنڈنٹوں نے فریم کروا کر آویزاں کروا دیا۔

ریڈیو پر تقریر

اخباروں میں مضامین کی اشاعت کے علاوہ ریڈیو پر فضائل رمضان کے بارہ میں میرا انٹرویو عید کے روز نشر ہوا۔ یاد رہے کہ یہاں ہفتہ میں صرف سات منٹ اسلامی پروگرام کے لئے دئے جاتے ہیں

رمضان

رمضان کے پہلے دن غانا نیوز ایجنسی کے دو نمائندے انٹرویو کے لئے آئے۔ انٹرویو کے بعد گھنٹہ بھر شوق سے تبلیغ سنتے رہے۔ عید کے روز بھی حکومت کی اس خبر رساں ایجنسی کا نمائندہ عیدگاہ میں موجود تھا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ریڈیو اور اخبار میں ان کے اعلان ہوتے۔

اکرا میں مصروف زندگی کی وجہ سے صرف تراویح کے لئے احباب آ سکتے تھے۔ چنانچہ تراویح کے بعد باقاعدگی سے درس حدیث جاری رہا۔

دارالمطالعہ کا اجراء

نوٹس بورڈ پر چسپاں دینی کتابوں کے علاوہ روزانہ اخبارات ریڈرز ڈائجسٹ ٹائمز اور سائیکالوجی وغیرہ رسائل اور مختلف سفارتخانوں کی طرف سے شائع ہونے اور فراہم کئے جانے والے رسالہ جات و کتب کے لئے مسجد سے ملحقہ باغیچہ میں دارالمطالعہ کا اجراء کیا۔ چنانچہ ہمارے گرد و نواح کے احباب نے اس میں دلچسپی لینی شروع کر دی۔

مالی نظام

بفضلہ تعالیٰ اکرا کا مالی نظام پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط تر ہے۔ شروع سال سے باقاعدگی کے ساتھ چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی اور تمام ممبران کے چندہ کی ادائیگی کا حساب مسجد میں آویزاں کیا گیا

ریویو آف ریلیجنز کی خریداری

مرکز سے آمدہ پرانے ریویو کے پرچے زیر تبلیغ احباب کو دئے جاتے رہے۔ نئے دو احباب نے خریداری قبول کی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

صدر نائیجیریا کے غانا سرکاری دورہ کی آمد پر صدر غانا نے ان کے اعزاز میں جو پارٹی دی اس میں خاکسار مدعو تھا۔ صدر غانا ڈاکٹر کوامی نکرومہ نے خاکسار کو دیکھ کر خود بلایا اس طرح دونوں صدروں سے گفتگو کا موقعہ ملا واپسی کے قریب صدر نائیجیریا نے سٹیٹ ہاؤس میں جو پارٹی دی اس میں بھی خاکسار موجود تھا۔ اس موقعہ پر صدر نائیجیریا سے ذرا زیادہ تفصیل کیساتھ باتوں کا موقعہ ملا

"وقفِ ایامِ رخصت" طلباء جامعہ احمدیہ کا نیک نمونہ

جامعہ احمدیہ ربوہ کے طلباء میں سے ایک درجن کے قریب طلباء نے تحریک جدید کے مطالبہ "وقفِ ایامِ رخصت" کے ماتحت تعطیلات گرما میں اپنی خدمات وکالت مالی تحریک جدید کو پیش کی ہیں فجزاھم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔

چنانچہ حسب ذیل طلباء کو ضروری ہدایات دے کر جماعتوں میں دورہ کے لئے بھجوایا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں بیش از پیش خدمت دین کی توفیق بخشے

۱۔ بشیر احمد صاحب اختر ۲۔ بشیر الدین محمود احمد صاحب

۳۔ عزیز حمید احمد صاحب ظاہر ۴۔ عبد الغفار صاحب

۵۔ شیخ عبد الہادی صاحب قوم ۶۔ محمد اعظم صاحب اکسیر

ان کے علاوہ چار مزید طلباء راجہ نصیر احمد۔ نصر اللہ خان صاحب ناصر۔ شیخ لئیق احمد صاحب طاہر اور محمد یوسف صاحب ناصر کو بھی انشاء اللہ جلد ہی دورہ پر بھجوایا جائے گا۔

ان سب کے پاس تعارفی چٹھی ہوگی۔ جس میں تعاون کی درخواست کی گئی ہے۔ احباب کرام مطلع رہیں اور ان سب سے پورا پورا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

دعاؤں میں قبولیت کا رنگ پیدا کرنے کا طریق

ہمارے سید و مولا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کے مطابق صدقہ و خیرات رضائے ربانی کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔ سو تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں حصہ لینا دعاؤں میں قبولیت پیدا کرنے کا بڑا مؤثر اور مفید طریق ہے۔ اسی خیال کے تحت مکرم میر محمد حیات صاحب سکنہ ڈاور ضلع جھنگ نے مساجد ممالک بیرون کے لئے یکصد روپیہ کا وعدہ کیا ہے۔ آنمکرم کے رشتہ داروں پر ایک مقدمہ دائر ہے۔ جس میں وہ کامیابی کے لئے دعا کے بڑے مستحق ہیں۔ جملہ قارئین کرام سے ان کے لئے اور ان کے عزیز و اقارب کے لئے دعا کی درخواست ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

بھلوال میں کامیاب جلسہ

جماعت احمدیہ بھلوال کے زیر انتظام محلہ گوبندپورہ میں مورخہ ۱۲ جون بعد نماز عشاء ایک کامیاب جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم حافظ رکن الدین صاحب امام مسجد حنفیہ سنہ کی اور اس کے بعد نعت النبیؐ خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی گئی۔ اس کے بعد خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی اور سید احمد علی شاہ صاحب سیالکوٹی مربی سلسلہ نے علی الترتیب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ و ارفع مقام اور اسلام بمقابلہ دیگر ادیان کے موضوع پر احسن پیرایہ میں لیکچر دئے۔ ہر دو تقریریں نہایت سکون سے سنی گئیں۔ آخر میں دعا پر جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

(ملک نور الٰہی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھلوال ضلع سرگودھا)

اشتہار نیلام

ہر خاص و عام کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ تقریباً ۱۳۳۳۲ ایکڑ اراضی سرکار بذریعہ نیلام خاص و عام تاریخ ہائے و مقامات حسب ذیل پر فروخت کی جائے گی۔

جائے نیلام	تاریخ نیلام
سرگودھا ----------	۱۶/۷/۶۲ تا ۱۸/۷/۶۲
سلانوالی ----------	۱۹/۷/۶۲ تا ۲۱/۷/۶۲
بھلوال ----------	۲۴/۷/۶۲

۲۵ ایکڑ یا اس سے زائد اراضی کے مالکان کو بولی دینے کی اجازت نہیں ہے۔ سب سے زیادہ بولی دہندہ کو موقعہ پر کل زر نیلام کا نصف حصہ موقعہ پر ادا کرنا ہوگا۔ اور بقایا رقم اور منظوری ورثمنٹ کرنی ہوگی۔

تفصیل الاٹ بندی و شرائط نیلام دفتر آبادی سرگودھا سے روزانہ دفتری اوقات حاصل و ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

مشتہر:۔ مسٹر ایم اے باجوہ سی ایس پی ڈپٹی کمشنر ضلع سرگودھا

ضروری اعلان برائے مجالس خدام الاحمدیہ

مجلس مرکزیہ کی طرف سے شائع شدہ پروگرام کے مطابق تمام مجالس خدام الاحمدیہ یکم جولائی ۱۹۶۲ء سے ۷ جولائی ۱۹۶۲ء تک ہفتہ وصولی منائیں۔

ہمارا رواں سال ختم ہونے میں اب صرف چار ماہ باقی ہیں۔ جو کام ہم نے کرنا ہے۔ وہ زیادہ ہے اور وقت تھوڑا۔ مجالس اپنے بقایا جات بروقت اسی صورت میں ادا کر سکتی ہیں۔ کہ وہ اپنی رفتار کو بہت زیادہ تیز کر دیں اور اس خیال کو ذہن سے نکال دیں کہ وصولی کے کام کو کسی آئندہ وقت پر ملتوی کیا جا سکتا ہے۔

ہفتہ وصولی کا مقصد یہ ہے۔ کہ اگر مجالس سے سال کے گذشتہ مہینوں میں تساہل ہو چکا ہے۔ تو اب ہم کے رنگ میں خاص کوشش کر کے سابقہ کمی کو پورا کر دیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ تمام مجالس خدام الاحمدیہ اس ہفتہ وصولی کو پورے جوش و خروش کے ساتھ منائیں گی۔ اور اسباب کا خاص خیال رکھیں گی۔ کہ اس وقت تک چندہ سالانہ اجتماع میں بہت کم آمد ہوئی ہے۔ اور اجتماع کے انتظامات کے لئے اخراجات ابتدائے ستمبر سے شروع ہو جاتے ہیں (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اس فصل سے اشاعت اسلام کا حصہ ضرور ادا کر دیا جائے

زمیندار بھائیوں کیلئے ایک نیک نمونہ

مکرمہ خورشید اسماعیل صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم تحریر فرماتی ہیں کہ انہوں نے اپنے متعلقہ کارکنان زراعت کو ہدایت بھجوائی ہے:۔

"کہ جیسے ہی فصل کی برداشت ہو کر فروخت ہو میرا چندہ ادا کر دیا جائے۔ انشاء اللہ آپ کو چندہ فصل کی فروخت پر مل جائے گا"

جملہ زمیندار بھائیوں سے درخواست ہے کہ تحریک جدید کا چندہ موجودہ فصل کی آمد سے ادا کرنے کا اہتمام فرما دیں۔ ورنہ ظاہر ہے کہ اگلی فصل کے انتظار تک وہ بقایا داروں میں شمار ہوں گے۔ اور کوئی مخلص احمدی بقایا دار ہونا پسند نہیں کرے گا۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مرکزی تربیتی کلاس میں شامل ہونیوالے خدام کو اطلاع

مرکزی تربیتی کلاس کے ان خدام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جنہوں نے اس موقع پر تصاویر حاصل کرنے کے لئے مبلغ -/۶/- جمع کروائے تھے۔ وہ مزید -/۱۰/- ارسال کریں کیونکہ قیمت فی تصویر بارہ آنے مقرر ہوئی ہے۔ -/۴/- ڈاک خرچ و پیکنگ کے ہیں

جن خدام نے مبلغ -/۱۲/- ادا کئے تھے وہ برائے ڈاک خرچ و پیکنگ مبلغ -/۴/- بذریعہ ڈاک بھجوا دیں۔ انہیں عنقریب تصاویر ارسال کر دی جائیں گی۔

(مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جماعت احمدیہ کوٹ مومن کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۵/۶/۶۲ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم سید احمد علی شاہ صاحب سیالکوٹی مربی انچارج ضلع سرگودھا منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد چوہدری عبد الکریم صاحب شاہد کاٹھگڑھی مربی سلسلہ نے "تزکیہ نفس اور اس کے ذرائع" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے موجودہ خراب ماحول کے برے اثرات سے بچنے کے لئے صحبت صالحین کی اور باقاعدہ قرآن مجید سمجھ کر پڑھنے اور سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کرتے رہنے کی تلقین کی۔ بعد ازاں صاحب صدر نے ذکر الٰہی اور اطمینان قلب کے موضوع پر تقریر فرمائی اور سیرت طیبہ کے سبق آموز واقعات بیان فرما کر ان کو مشعل راہ بنانے کی طرف مؤثر طور پر توجہ دلائی۔ (احمد علی اسلم معلم وقف جدید کوٹ مومن)

اعلان نکاح

میرے چھوٹے بھائی حامد عزیز پسر عبد العزیز صاحب مرحوم سیالکوٹی کا نکاح بشریٰ اختر دختر چوہدری شریف احمد صاحب موضع راجے گھاڈل تحصیل ڈسکہ سے مورخہ ۱۰/۶/۶۲ کو مکرمی محمد احمد قمر مربی سلسلہ جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت کرے۔

(خالد عزیز پسر عبد العزیز مرحوم ... لکھوکی دوم تلاتی سیالکوٹ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمادیں۔
(اسسٹنٹ سکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۵۶۷ - میں زبیدہ بیگم بنت غلام نبی قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قیام پور ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ایک عدد ہینڈ واچ جس کی قیمت -/۱۵۰ روپیہ ہے جو کہ میری ملکیت ہے اس کے علاوہ طلائی زیور کوئی نہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ داخل کراؤں یا انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ۲۔ لیکن میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت بذریعہ ملازمت مبلغ -/۸۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ماہوار جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ فقط راقم الحروف غلام نبی ولد سرفراز خاں سکرٹری مال ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ۔ الامۃ زبیدہ بیگم بنت غلام نبی ساکن قیام پور۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا ۱۱/۲/۶۲ - گواہ شد مولوی مہر الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قیام پور۔

نمبر ۱۶۵۶۸ - میں مسمی رشید احمد ولد فرزند علی قوم گوجر پیشہ زراعت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن چک نمبر ۱۲/۱۱-L ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ بفضل خداوند کریم والد محترم حیات ہیں خداتعالیٰ تادیر سلامت رکھے آمین۔ میرا گزارہ والد کی زمین پر ہے جس سے مجھے سالانہ تقریباً -/۷۰۰ روپے آمد ہوتی ہے۔ میں تازیست سالانہ آمد یا کوئی اور آمد جو بھی ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد رشید احمد ولد فرزند علی نمبردار چک نمبر ۱۲/۱۱-L ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع منٹگمری۔ گواہ شد مقصود احمد ٹیچر ایم۔ سی اسکول دارالنصر ربوہ۔ گواہ شد والد موصی فرزند علی بقلم خود چک ۱۲/۱۱-L تحصیل و ضلع منٹگمری۔

نمبر ۱۶۵۶۹ - میں برکت بی بی زوجہ فرزند علی قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال تاریخ بیعت ۱۲/۶۱ ۲۹ چک ۱۲/۱۱-L ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۳۲/۱۰ روپے ہے جو بذمہ خاوند ہیں۔ زیور انگوٹھی طلائی وزن چار ماشہ قیمت -/۲۵ روپے ایک جوڑی ڈنڈیاں طلائی وزنی ۱۰ ماشے قیمت مبلغ یک صد چودہ روپے قیمت کل جائداد -/۳۲/۱۰ + -/۴۵ + -/۱۱۴ = -/۱۹۱/۱۰ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد اور آمد اگر کوئی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میں زندگی میں جو بھی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی دستخط موصیہ الامۃ برکت بی بی زوجہ فرزند علی نمبردار چک نمبر ۱۲/۱۱-L ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری۔ گواہ شد خاوند موصیہ فرزند علی نمبردار بقلم خود۔ گواہ شد مقصود احمد بقلم خود ٹیچر ایم۔ سی سکول دارالنصر ربوہ۔

نمبر ۱۶۵۷۰ - میں تسلیم اختر زوجہ چوہدری رشید احمد قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۱۲/۱۱-L ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۱۰۵ روپے ہے جو بذمہ خاوند ہے۔ زیور کانٹے طلائی ایک جوڑی وزنی ۱ تولہ قیمت -/۱۳۶ انام طلائی وزنی ۱ تولہ قیمت -/۱۳۶ روپے زیور نقرائی وزنی ۱۵ تولہ قیمت تقریباً -/۲۵ روپے قیمت کل جائداد موجودہ -/۱۳۶ + -/۱۳۶ + -/۲۵ + -/۱۰۵ = -/۴۰۲ روپے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد اور آمد اگر کوئی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میں اپنی زندگی میں جو جائداد حاصل کروں اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد تسلیم اختر زوجہ رشید احمد چک ۱۲/۱۱-L ڈاکخانہ خاص براستہ چیچہ وطنی ضلع منٹگمری۔ گواہ شد رشید احمد خاوند موصیہ گواہ شد مقصود احمد ٹیچر ایم سی سکول دارالنصر ربوہ۔

نمبر ۱۶۵۷۱ - میں محمودہ بیگم بنت چوہدری فرزند علی صاحب قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۱۲/۱۱-L ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا گزارہ والدین کے سر پر ہے۔ میری جائداد صرف سونے کی دو انگوٹھیاں وزنی تقریباً ۷ ماشہ ہوں گی جو میرے ایک بھائی نے مجھے عطا کی ہیں جس کی قیمت تقریباً مبلغ -/۸۰ روپے ہے۔ میں مذکورہ بالا جائداد کی نیز زندگی میں جو بھی جائداد اور آمد حاصل کروں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور حصہ آمد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد دستخط موصیہ محمودہ بیگم بقلم خود چک ۱۲/۱۱-L ڈاکخانہ خاص براستہ چیچہ وطنی ضلع منٹگمری۔ گواہ شد دستخط والد موصیہ فرزند علی نمبردار بقلم خود چک ۱۲/۱۱-L ضلع منٹگمری گواہ شد مقصود احمد بقلم خود موصی وصیت ۱۵۹۰۳ ٹیچر ایم۔ سی پرائمری سکول دارالنصر ربوہ۔

نمبر ۱۶۵۷۲ - میں مسمی فرزند علی ولد جعفر علی مرحوم قوم گوجر پیشہ زراعت عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن چک ۱۲/۱۱-L ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد موجودہ حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ ۱۔ زرعی زمین ۲۳ ۱/۲ ایکڑ جس کی قیمت اندازاً ۹۵ = ۶۰۹۲۵ روپے ہے۔ ۲۔ محلہ دارالنصر شرقی ربوہ میں تقریباً ۱۵ مرلہ کا پلاٹ جس کی قیمت -/۴۱۸ روپے ہے۔ ۳۔ تقریباً تین کنال رہائشی قطعات بمعہ موجودہ رہائشی قطعہ جس میں اس وقت رہائش پذیر ہوں جس کی قیمت گورنمنٹ کے سکنی نرخ کے مطابق تقریباً -/۹۰۰ روپے بنتی ہے۔ میں مذکورہ بالا جائداد جس کی کل قیمت ۹۵ = ۶۰۹۲۵ روپے + ۴۱۸ + ۹۰۰ = ۹۵ = ۶۲۲۴۳ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی نیز مجھے بذریعہ نمبرداری تقریباً -/۲۵۰ روپے سالانہ آمد ہوتی ہے۔ اس کی اور اس کے علاوہ جو بھی میری آمد ہو میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ العبد فرزند علی نمبردار چک ۱۲/۱۱-L ضلع منٹگمری گواہ شد رشید احمد ولد فرزند علی نمبردار چک ۱۲/۱۱-L ضلع منٹگمری۔ گواہ شد مقصود احمد بقلم خود وصیت ۱۵۹۰۳ ٹیچر ایم۔ سی سکول دارالنصر ربوہ۔

نمبر ۱۶۵۷۳ - میں سردار بیگم زوجہ حاجی غلام مصطفیٰ قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مکان ۱/ ۱۰ پرسرام سٹریٹ ۲۰ نیلا گنبد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد صرف حق مہر مبلغ پانچ سو روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ جو کہ ابھی تک سلسلہ بیعت میں شامل نہیں ہوا۔ میری ماہوار آمد کوئی نہیں۔ میں اپنی زندگی میں حق مہر کی رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی رقم قسطوار جمع کرتی رہوں گی اور اس کی رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ محررہ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۶۱ء الامۃ نشان انگوٹھا سردار بیگم زوجہ حاجی غلام مصطفیٰ ۱/ ۱۰ پرسرام سٹریٹ ۲۰ نیلا گنبد لاہور۔ گواہ شد ممتاز ظفر اللہ۔ گواہ شد محمد شفیع ولد غلام نبی قوم مغل ۱/ ۱۰ پرسرام سٹریٹ ۲۰ نیلا گنبد لاہور۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیہ نفوس کرتی ہے

"میری طرف سے کسی سیاسی پارٹی کی قیادت کا فی الحال سوال پیدا نہیں ہوتا"

"قومی اسمبلی میں گروپوں نے ابھی کوئی واضح حیثیت یا تعمیری صورت اختیار نہیں کی" (صدر ایوب)

راولپنڈی ۲۲ جون۔ صدر ایوب نے ایک بیان میں کہا ہے کہ قومی اسمبلی میں گروپ ہر روز نئی صورت اختیار کرتے ہیں اور ان کے پروگراموں نے ابھی تک کوئی واضح، مثبت یا تعمیری صورت اختیار نہیں کی۔ ان گروپوں کی نشوونما سے مستقبل میں سیاسی جماعتوں کے ڈھانچے تیار ہوں گے مجھے توقع ہے کہ ان کے پروگراموں کی بنیاد صرف صوبائی بنیادوں پر نہیں بلکہ قومی نظریہ اور ضروریات کی بنیاد پر ہوگی۔ صدر نے کہا۔ آپ اس سے یہ اندازہ لگا سکیں گے کہ ہمارے ملک میں صحت مند قومی جماعتیں قائم ہو سکتی ہیں یا نہیں۔ اگر ایسا ہو سکتا ہے تو ہمیں ایسی جماعتیں قائم کرنی چاہئیں اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو ہمیں اس پرانے نظام کی طرف لوٹنے سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئیے جس نے ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچایا ہے۔ صدر نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ کچھ لوگ چاہتے ہیں کہ میں ایک سیاسی جماعت قائم کروں کچھ لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ مجھے اس سے احتراز کرنا چاہئیے چونکہ عوام اس بارے میں سوچ رہے ہیں اس لئے میں نے اپنی پوزیشن کی وضاحت پیش کرنا مناسب خیال کیا ہے۔ ماضی میں میں نے سیاسی جماعتوں کو بہت قریب سے دیکھا ہے کسی بھی ایماندار اور دیانتدار آدمی کے لئے یہ بہت مشکل ہے کہ وہ یہ سب کچھ دیکھے اور مایوس نہ ہو۔ ماضی میں سیاسی جماعتیں تعمیری نوعیت کی نہیں تھیں بلکہ مفاد پرست اور خود غرض لیڈروں کی جانب سے عوام کو دبانے انتشار پھیلانے اور استحصال کا آلہ کار تھیں۔ ان میں سے بعض لیڈروں پر پاکستان دشمن سرگرمیوں کا بھی شبہ تھا۔ اسی باعث سیاسی جماعتوں پر پابندی کا حکم جاری کیا گیا تھا تاکہ ماضی میں جو مصائب اٹھائے گئے ہیں ان کا اعادہ نہ ہو۔ اسی تقاضا کا مقصد یہ ہے کہ قومی اسمبلی کی اجازت سے صحت مند جماعتیں وجود میں آئیں۔ جب تک ایسا نہ ہوگا میری طرف سے کسی سیاسی جماعت کی قیادت یا نئی جماعت شروع کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا میں فی الحال اسمبلی میں گروپوں کے لیڈروں کے تعاون سے کام کرنا چاہتا ہوں۔ قومی اسمبلی کے اجلاس کو ابھی تھوڑے دن ہوئے ہیں اور یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ اسمبلی میں کس قسم کے گروپ بنیں گے اور ان کا پروگرام کیا ہوگا۔

مغربی پاکستان کے تین اور وزراء نے حلف اٹھا لیا

محکموں کی تقسیم کا اعلان کر دیا گیا

لاہور ۲۲ جون کل شام یہاں گورنمنٹ ہاؤس میں مغربی پاکستان کے تین اور وزراء نے حلف اٹھایا۔ ان کے نام یہ ہیں:۔ ملک قادر بخش۔ خان پیر محمد خان اور مسٹر عبدالقادر سنجرانی۔ حلف صوبائی گورنر ملک امیر محمد خاں نے لیا۔ اس طرح صوبائی وزراء کی تعداد اب پانچ ہو گئی ہے۔ سید یعقوب شاہ اور شیخ خورشید احمد نے بالترتیب وزیر خزانہ اور وزیر قانون کی حیثیت سے ۶ جون کو حلف اٹھایا تھا۔ صوبائی گورنر ملک امیر محمد خاں نے اپنی وزارتی کونسل کے ارکان میں محکموں کی تقسیم کا بھی اعلان کیا ہے سید یعقوب شاہ بدستور وزیر خزانہ اور شیخ خورشید احمد قانون، اطلاعات اور پارلیمانی امور کے وزیر ہوں گے۔ ملک قادر بخش کو انہار، برقیات اور خوراک کے

۴ زراعت کے محکمے دئے گئے ہیں۔ خان پیر محمد خان ریونیو، انتقادہ اراضی، نوآبادیات، زرعی اصلاحات اور بحالیات کے وزیر ہوں گے مسٹر عبدالقادر سنجرانی کے پاس صحت، سماجی بہبود، بنیادی جمہوریتوں اور لوکل گورنمنٹ کے محکمے ہوں گے۔

گمشدہ پین

ایک عدد پین پارکر ۲۱ رنگ نیلا مورخہ ۹ کو شارع صدر، کوٹھی شاہنواز صاحب $\frac{6}{62}$ اور گولبازار کے درمیان کہیں گر گیا ہے جن صاحب کو ملا ہو براہ کرم مون لائٹ جنرل سٹور گول بازار ربوہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار عبدالخالق راجہ

معرفت مون لائٹ جنرل سٹور گولبازار ربوہ

تعلیمی مشورہ

میٹرک کا نتیجہ نکلنے والا ہے۔ ایف اے۔ بی اے کے امتحانات ختم ہو چکے ہیں یا ختم ہونیوالے ہیں۔ ضرورت ہے کہ نتائج نکلنے پر شہروں میں جہاں اعلےٰ تعلیم کی سہولتیں موجود ہیں احباب جماعت مقامی طور پر جملہ پاس ہونے والے طلبہ کی صلاحیتوں کے مدنظر ان کو آئندہ تعلیم کے بارے میں مناسب مشورہ دیں۔ اعلےٰ تعلیم کے لئے صرف اور صرف ایسے بچوں کو جانا چاہئیے جو میٹرک میں بہت اچھے نکلیں۔ باقی سب کو ان کے طبعی رجحانات کے مطابق فنی اور پیشہ وارانہ تعلیم حاصل کرنی چاہئیے۔ محض بی اے اور ایف اے کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ البتہ قدرتی صلاحیتوں کے مدنظر جو تعلیمی راستہ اختیار کیا جائے گا۔ وہی مفید اور بابرکت ہوگا۔ متعلقہ پریذیڈنٹ و امراء صاحبان سے استدعا ہے کہ مہربانی کر کے مقامی طور پر موزوں احباب پر مشتمل مشاورتی کمیٹیاں بنا کر پاس ہونے والوں کو مشورہ سے مستفید فرماویں نیز ضروری کارروائی کے بعد نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ تا دفتر ہذا اس ضمن میں نگران بورڈ کو آگاہ رکھ سکے امید ہے کہ پریذیڈنٹ و امراء صاحبان رپورٹوں کی صورت میں پورے تعاون سے کام لیکر شکریے کا موقعہ دیں گے۔

(ناظر تعلیم)

ضرورت پرنسپل برائے نصرت ہائر سیکنڈری سکول

نصرت ہائر سیکنڈری سکول ربوہ کے لئے ایک محنتی اور تجربہ کار پرنسپل کی ضرورت ہے جو کہ کالج کا نظم و نسق بخوبی چلا سکتی ہوں۔

کوالیفکیشن:۔ ایم اے یا ایم اے۔ بی ٹی I یا II کلاس

تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ دی جائے گی۔

درخواستیں معہ نقول اسناد و تصدیق امیر جماعت مورخہ ۳۰۔ جون ۱۹۶۲ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(ڈائریکٹرس جامعہ نصرت ربوہ)

دفتر دوم کے مجاہدین کیلئے خوشخبری

انیس سالہ سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لئے ابھی سے تیاری کرنی چاہیئے

مکرمی ملک رشید الدین صاحب انور سیکرٹری تحریک جدید چک نمبر ۱۱۹/۷.۵.R نیاز نگر ضلع منٹگمری تحریر فرماتے ہیں:۔

"الفضل میں دفتر اول کی طرح بقایا جات ادا کر کے دفتر دوم والوں کو بھی سرٹیفکیٹ خوشنودی حاصل کرنے کے متعلق پڑھا اور دل تڑپ اٹھا اور ہزار ہزار شکر ادا کیا کہ خاکسار کو بھی اس زمرہ میں شامل ہونے کی امید ہے ...... مہربانی فرما کر تحریر فرماویں۔ دفتر دوم کے پہلے سال سے اگر پانچ پانچ روپے سمجھ کر ایک آنہ ہر سال بڑھا کر وعدہ سمجھا جائے تو ۱۹ سال تک کیا بنتا ہے۔"

۱۹۴۵ء سے ۱۹۶۴ء تک جن مجاہدین دفتر دوم کے چندے باقاعدہ مرکز میں پہنچ جائیں گے انہیں انشاءاللہ انیس سالہ سرٹیفکیٹ جاری کئے جائیں گے۔ لیکن اس کے لئے تیاری ابھی سے شروع کرنی چاہیئے۔ جن سالوں میں کوئی صاحب شمولیت سے رہ گئے ہوں وہ اپنی کمی اب پوری کر سکتے ہیں۔ اسی مبارک اور بیش قیمت دستاویز کے حصول کے لئے ہر مجاہد کے دل میں تڑپ ہونی چاہیئے جس طرح ملک صاحب موصوف کی مذکورہ تحریر سے ظاہر ہے فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

تصحیح

الفضل مورخہ $\frac{6}{62}$ ۲۰ میں محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ موصیہ نمبر ۱۶۵۵۵ کی وصیت شائع ہوئی ہے جس میں زوجیت غلط شائع ہو گئی ہے۔

درست یہ ہے:۔

امۃ الرحمٰن بنت حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب زوجہ شیخ رشید احمد صاحب۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کار پرداز ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

نمبر ۸۰

بخدمت چوہدری نذیر احمد صاحب ایم اے ...

اسسٹنٹ کاٹن، ایکسٹنٹ، ز...

ٹنڈو جام۔ ضلع حیدرآباد ...